Lesson 2: Ibrahim (Ayaat 18- 34): Day 7 — سُوْرَۃُ إبراھیم کی تفسیر

اسکے بعد آیت نمبر 24 سے 26، دو مثالیں ہیں۔ قرآنِ پاک کا مزاج "تمثیلی" ہے۔ یعنی مثالوں والا ہے۔ مثالیں دے کے بات سمجھائی جاتی ہے۔ پہلے ان دو آیتوں کا خلاصہ کریں گے۔ ان میں بہت کچھ ہے۔ ہم اس سوچ کے ساتھ پڑھیں گے کہ جب ہم قرآنِ پاک کے ساتھ جُڑ گئے ہیں تو دیکھنا ہے کہ کس چیز کو کتنی اہمیت دینی ہے۔ کیوں کہ بعض دفعہ ہم فرائض کو پیچھے ڈال کے، نوافل کے پیچھے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ہماری زندگی میں حرام عام ہوتا ہے اور حلال کی قدر نہیں۔ تو آیئے آیت کو خلاصہ کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمارے شعور کو بیدار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت، جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں ۔

اَلَمْ تَرَ کیا تم نہیں دیکھتے، اللہ کیسے مثال بیان کرتا ہے، كَلِمَةً طَيِّبَةً کلمہ طیبہ کی۔ کلمہ طیبہ کیا ہے؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ۔۔ ہم بچپن سے چھ کلمے پڑھتے آئے ہیں اُس میں پہلا کلمہ طیب کہلاتا ہے۔ کلمہ توحید کیا ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ "۔ آج ہم مسلمان اس کلمے کو پورا کیسے پاتے ہیں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللہ " کہہ کے۔ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

1۔ اسکو کلمہ طیبہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اسکو پڑھتے ہی دل پاک ہو جاتا ہے۔ کفر کی، نفاق کی، گناہوں کی آمیزش سے نہ صرف زبان بلکہ دل بھی پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر دل پاک نہیں تو پھر وہ کلمہ اوپر ہی

اوپر ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ افضل الذکر ہے۔یہاں اس سے مراد توحید پر مبنی عقائد، نظریات، بھلائی کی ہر بات، طیب کلام، حق کی دعوت، لوگوں کو دین کی طرف بُلانا، یہ سب کلمہ طیبہ ہے۔کیوں کہ جس کے دل میں اللہ کی بڑائی آجائے گی وہ خود یہ سارے کام کرے گا۔

2۔ کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ یہ کلمہ پاک درخت کہ طرح ہے۔صاف سُتھرا۔

3۔ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ اسکی جڑیں بڑی مضبوط ہیں۔اَصۡلُهَا جڑوں کو کہتے ہیں۔اصول لفظ بھی اسی سے ہے۔ اصول کسی جگہ کی جڑ ہوتے ہیں۔ثَابِتٌ کا مطلب گہری، گڑھی ہوئیں۔

4۔ وَّفَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِۙ اور اسکی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں۔فَرۡعُهَا شاخ کو کہتے ہیں۔اسکی جمع فَروعات ہے۔یعنی اصل کو چھوڑ کے سائڈ ایشوز کو پکڑنا۔نیچے سے درخت کی جڑیں بہت گہری ہیں اور اوپر سے درخت بہت گھنا ہے، اُسکا سایہ بہت زیادہ ہے۔

تُؤۡتِىۡۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيۡنٍۢ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے یہ مثالیں اللہ اس لیے دیتا ہے کہ لوگ اِن سے سبق لیں۔

یعنی یہ درخت پھل تو لاتا ہے لیکن کسی مالی یا کسان کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے رب کے حکم سے پھل لاتا ہے۔یعنی صدا بہار ہے۔

1۔ ایک درخت کو اگانے کے لئے بیج کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ پھر زمین کی ضرورت پڑے گی جہاں بیج ڈلے گا۔

3۔ پھر ہوا، پانی، سورج کی روشنی۔

بیج ایمان ہے، مٹی مومن کا دل ہے، دل میں اللہ کی محبت آتی ہے۔پانی وحی کا پانی ہے۔ جب علم کا پانی جاتا ہے تو ایمان کا بیج جلدی پھلتا پھولتا ہے۔ روشنی، قرآن اور اللہ کی محبت کی روشنی ہے۔ ہوا ماحول ہے، جس سے 'صحبت' کہا جاتا ہے۔ آپ کے ارد گرد کیسے لوگ ہیں۔ایک بیج سے درخت شروع ہوتا ہے۔شروع میں جب بیج لگاتے ہیں تو چھوٹا سا پودا نکلتا ہے۔جو بڑھتے بڑھتے ایک بہت بڑا درخت بن جاتا ہے۔ اسکو مختلف مراحل سے دیکھتے ہیں۔سب سے پہلے مٹی، زمین ایک بندۂ مومن کا دل ہے۔ بیج اللہ کی محبت یا ایمان ہے۔پانی علم اور ہدایت کا پانی ہے۔"وحی الٰہی" پودے کو پنپنے کے لئے اچھی زمین، اچھا پانی، اچھا بیج، عمدہ کھاد اور روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ان میں سے کوئی ایک چیز بھی نہ ہو تو پودا نہیں بڑھتا۔ بیج میں سب سے پہلے جڑ بنی اَصۡلُهَا ثَابِتٌ۔ جڑوں سے مراد عقیدہ ہے۔اس کو تین حصوں میں لکھ لیں۔

1۔ تعلق باللہ

2۔ تعلق برسول

3۔ ایمان بالآخرہ

یہ تین چیزیں جتنی مضبوط ہوں گی اتنا آپ کا عقیدے کا درخت پنپے گا۔مکہ کے تیرہ سالوں میں جو دین سکھایا گیا وہ جڑوں کو مضبوط کرنے والا تھا۔جب جڑ مضبوط ہوتی ہے تو درخت بڑی بڑی آندھیوں میں بھی کھڑے رہتے ہیں صحابہ نے اتنی ماریں کھائیں، اتنے ظلم سہے، لیکن اپنی جگہ سے نہیں ملے

کیونکہ ان کی جڑیں مضبوط تھی اَصۡلُهَا ثَابِتٌ۔ پھر اس بیچ میں سے ایک چھوٹی سی شاخ نکلتی ہے۔ جب بھی اپنے دین کی تبلیغ کے لئے اپنے بچوں کو، شوہر کو، گھر والوں کو غیر مسلم کو یا کسی کو دعوت دیں تو ان تین موضوعات پر بات کریں۔ آخرت کی بات، مرنا، جینا، اللہ سے محبت اور رسول کی اہمیت۔

کیوں کہ جس کے یہ تین کام پکے ہو گئے تو آگے سے بھی فائدہ اٹھائے گا۔

اس کے بعد پودے کو باہر نکلنے کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایمان بھی ماحول میں پھلتا پھولتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے درخت بڑا ہوتا ہے اس کی شاخیں زمین میں اور گہری ہوتی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایمان بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور آخرت پر یقین مضبوط ہوتا ہے۔ یہ جڑیں بندۂ مومن کے دل کو جکڑ لیتی ہیں۔

جب بھی کسی سے دین کی بات کرنی ہو تو اس سے ان تین موضوعات پر بات کریں۔ جب اس کے دل میں یہ تین چیزیں آجائیں گی، تو باقی ساری چیزیں خود بخود آجائیں گی۔ جب اُس کو اللہ سے محبت ہو گی تو وہ دیکھے گا کہ اللہ کیا چاہتا ہے، جب رسول سے محبت ہو گی تو اُن کے احکامات مانے گا اور آخرت پر یقین ہو گا تو اس کی بہتری کی کوشش کرے گا۔

درخت کا اگلا مرحلہ تنا ہوتا ہے۔ اسلام میں تنے کی حیثیت عبادات کی ہے۔ آپ دین کے بنیادی حصے دیکھ رہے ہیں۔ سب سے نیچے عقیدہ، دوسرا حصہ عبادات، اس میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سب آتے ہیں. چار بنیادی چیزیں ہیں عقائد معاملات عبادات اور اخلاقیات۔ صدقہ خیرات خیر لاتا ہے۔ جب پودا درخت بنتا ہے تو وہ ماحول کو خوبصورتی دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو دھوپ سے

چھاؤں بھی دیتا ہے۔ مومن لوگوں کے لئے چھاؤں ہوتا ہے۔۔ مومن کی موجودگی میں لوگ بہت سکون محسوس کرتے ہیں۔ انہیں یہ ڈر نہیں ہوتا یہ کوئی طعنہ دے دے گا، کوئی چغلی کرے گا۔ لوگوں کو پتہ ہوتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ جیسا بھی معاملہ کرلیں، یہ اچھا ہی کرے گا۔ اب ہم مومن اور درخت کا تقابل کریں گے۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال ایک درخت جیسی ہے۔

ابنِ عمر سے بخاری کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ بتاؤ وہ کونسا درخت ہے جو مومن کے مشابہ ہے۔ جس کے پتے نہیں جھڑتے نہ جاڑوں میں نہ گرمیوں میں جو اپنا پھل ہر موسم میں لاتا رہتا ہے۔ صحابہ خاموش ہو گئے۔ ابنِ عمر کہتے ہیں میرے دل میں آیا میں کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس مجلس میں ابو بکر، عمر بھی ہیں لیکن وہ خاموش ہیں، تو میں بھی چپ رہا۔ پھر اللہ کے نبی نے خود ہی فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا درخت ہے۔ جب وہاں سے اٹھ کے چلے میں نے اپنے ابا سے کہا کہ ابا جان میں نے بھی یہی سوچا تھا۔ تو حضرت عمر نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے اگر تم یہ جواب دے دیتے تو مجھے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتا۔ سبحان اللہ۔ وہ اس لیے خوش ہو رہے تھے کہ میرے بچے کو اللہ نے اتنی عقل دی کہ اُس نے وہی سوچا جو اللہ کے نبیؐ نے سوچا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ وہ کہتے ہیں میں اس لئے چپ رہا کہ اس مجلس میں سب سے کم عمر تھا۔ یہاں سے ایک بات پتہ چلی کہ اگر آپ کسی مجلس میں ہیں اور آپ کو کسی بات کا پتہ ہو تو یہ مت سوچیں کہ آپ چھوٹے ہیں یا بڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ بات ابن ابی حاتم میں ہے کہ کسی نے آپ ؐ سے عرض کیا کہ مالدار لوگ تو درجات میں بڑھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو اگر تمام دنیا کی اشیاء لے کر انبار لگادو، تو بھی وہ آسمان تک نہیں پہنچ سکتے۔ یعنی جتنا بھی مال صدقہ کر دو کوئی بہت فائدہ نہیں ہونے والا۔ تجھے ایک ایسا عمل بتاؤں ؟ جس کی جڑ مضبوط اور جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اس نے پوچھا وہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و سبحان اللہ والحمدُللہ، ہر فرض نماز کے بعد 10 بار پڑھ لیا کرو، جس کی اصل مضبوط اور فراہ آسمان میں ہے۔

کیا ہم بھی ان نیکیوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہمیں تو نماز پڑھنا بھاری ہے۔ اور اس روایت میں کہا جا رہا ہے کہ دس بار پڑھ لو تو یہ عمل صدقہ کر کے انبار لگانے سے بھی بہتر ہے۔

ابنِ عباس کہتے ہیں کہ وہ پاکیزہ درخت جنت میں ہے۔ ہر وقت اپنا پھل لائے یعنی صبح، شام یا ہر ماہ میں یا دو مہینے یا چھ مہینے یا سات مہینے یا سال میں۔ ہم نے یہ بات بھی سُن لی، درخت کی مثال بھی سمجھ آگئی۔ اگر ہم اس کو ایک ایمان والے کے ساتھ ٹیلی کر کے دیکھیں تو کیا بات سمجھ آتی ہے کہ درخت کی خوبیاں کیا ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے بتدریج بڑھتا ہے۔ پہلے بیج پھر کونپل پھر پتلی سی ڈنٹھل، تنا پھر اس کے اوپر لکڑی آتی ہے اور آخر میں وہ کتنا سخت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مومن بھی آہستہ آہستہ بڑھتا ہے. آپ کو اپنی زندگی میں تدریج لانی ہے۔ پہلے اپنے ایمان کو پکا کریں۔ تعلق باللہ کو پکا کریں۔ لوگوں کے دیکھنے اور نہ دیکھنے سے بے نیاز ہو جائیں۔ جس نے یہ کر لیا اس کی نیکیاں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ اگر آپ نیچے سے جڑ کاٹ دیں اور اوپر نیکیوں کی کچھ پھل لگا دیں تو کچھ عرصے کے بعد وہ سوکھ جائیں گے۔ اسی لیے ہماری نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ ذرا سی مخالفت سے ہم نیکی چھوڑ دیتے ہیں۔ ذرا سی اختلافی

بات سن کے ہم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ کوئی ہماری بات نہ مانے ڈسپلن نہ ہو تو ہم سب چھوڑ کے گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ مومن ایسے کام نہیں کرتا۔ اگر نبی ایسے کرتے تو یہ دین نہ پھیلتا۔ پھر درخت کا بڑھنا شاخوں اور پتوں کا اضافہ ہے۔ پہلے لکڑیاں ہوتی ہیں، پھر چھوٹے چھوٹے بیج بنتے ہیں پھر ان سے پتے نکلتے ہیں پھر پھل آتا ہے۔ اسی طرح مومن کا اضافہ معرفت الٰہی ہے۔ جب اللہ کی معرفت ملتی ہے تو وہ نیکیوں میں بڑھتا ہے۔ پہلے نماز میں زندگی میں مزہ آتا ہے۔ صدقہ کر کے اچھا لگتا ہے۔ پھر لوگوں سے نیکی کر کے مزہ آتا ہے۔ درخت کی خوراک کاربن ڈائی آکسائڈ ہے۔ آپ کے ماحول کی ناگوار ترین چیز درخت لیتا ہے۔ ہم سانس کے ذریعے جو چیز باہر چھوڑتے ہیں، وہ درخت لے لیتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ جن کو سانس کا مسئلہ ہے وہ سبزے کے پاس جائیں۔ کاربن ڈائی آکسائڈ لیتے ہیں لیکن آکسیجن دیتے ہیں۔ اسی طرح مومن نہی عن المنکر کرتا ہے۔ وہ خرابیوں کو چُنتا ہے۔ بیکار چیزوں کو لے کر بہترین چیز دیتا ہے۔ مومن جتنی مرضی باتیں سُنے، طعنے سُنے لیکن بدلے میں اچھا کرتا ہے۔ فضا سے بیکار چیز لے کر کارآمد چیز دیتا ہے۔ ایسا کرنا سب سے مشکل کام ہے۔ اچھے حالات میں کام کرنا بہت آسان ہے، بُرے حالات میں کام کرنا مشکل ہے۔

درخت کی ایک اور خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ ری ایکشن نہیں کرتا۔ آپ درخت کی طرف پتھر پھینکیں، وہ جواب میں آپکی طرف پھل پھینکتا ہے۔ بننا ہے تو درخت بنیں۔ لوگ آپکو طعنوں کے، الزامات کے پتھر پھینکیں، آپ نے اپنے اچھے پھل دینے ہیں۔ جیسے درخت ری ایکشنری نہیں ہوتا، ایسے ہی مومن مصیبت پر صبر کرتا ہے اور نعمت پر شُکر کرتا ہے۔ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے۔ درخت کے سائے میں لوگوں کو سکون ملتا ہے۔ تھکے ہارے مسافر گرمی سے نڈھال جب درخت کے سائے میں

آتے ہیں تو خوشی پاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بھی لوگوں کو سایہ دیتا ہے۔ لوگ اپنے دُکھ سُکھ کر کے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیتے ہیں۔ کیوں کہ اُنکو یقین ہوتا ہے کہ اس نے ہماری بات کسی سے نہیں کرنی۔ ہمیں اچھا مشورہ دینا ہے

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم

مومن شبنم کی طرح ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کی خوشی کے لیے جیتا ہے۔ اگر وہ خود نہ بھی خوش ہو تو اُس کے لیے یہی بہت ہے کہ وہ دوسروں کو خوشی دے رہا ہے۔ پھر درخت کی شاخیں آپس میں کتنی جُڑی ہوتی ہیں۔ لیکن اُلجھتی نہیں ہیں۔ اسی طرح مومن لوگوں کے درمیان میں رہتا ہے لیکن اُن سے اُلجھتا نہیں۔ درخت جتنے کسی علاقے میں زیادہ ہوں گے، اُتنا ہی وہاں کا ماحول خوبصورت لگے گا۔ فریش ہو گا۔ اسی طرح کسی جگہ، جتنے زیادہ مومن ہوں گے وہ ماحول خوبصورت ہو گا۔ پُر امن ماحول ہو گا۔ ایک ایسی کھیتی ہو گی جہاں لوگ خوشی پائیں۔ نبی کریمؐ اور صحابہ ایسے ہی تھے۔

درخت کا کٹنا ماحول کے لیئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن کی موت اُس سوسائٹی کے لیے بہت بڑا نقصان کا ذریعہ ہوتی ہے۔ کھوکھلے درخت ہلکی آندھیوں میں گر جاتے ہیں۔ اسی طرح کمزور ایمان والے ذرا سی آزمائش سے مقصد سے ہٹ جاتے ہیں۔ دب کے بیٹھ جاتے ہیں۔ پودے کو زمین سے بھی خوراک ملتی ہے۔ کھاد، پانی لے رہا ہے لیکن اُسے آسمانی غذا بھی چاہیئے۔ اسی طرح بندۂ مومن جسم کے تقاضے کھانا، پینا ہی پورا نہیں کرتا بلکہ اوپر سے روح کی غذا بھی لیتا ہے۔ مومن خود بھی کوشش کرتا ہے اور اُسے اللہ کی مدد بھی ملتی ہے۔ آپ درخت سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکیں پھر بھی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتا ہے۔ کیوں کہ سبز رنگ سے آنکھوں کو سکون ملتا ہے۔ اسی طرح

مومن کے اچھے اخلاق بھی دوسروں کے لئے باعثِ راحت ہوتے ہیں۔ درخت کڑی دھوپ میں بھی کھڑے رہتے ہیں لیکن دوسروں کو چھاؤں دیتے ہیں۔ اسی طرح مومن دکھی لوگوں کے دکھوں کو اپنے اوپر لے کر ان کو تسلیاں دیتا ہے۔ اس کا دل اندر سے کسی کی تکلیف پہ تڑپ بھی رہا ہو لیکن وہ اگلے کو تسلیاں دیتا ہے۔ درخت ہوا کو صاف کرتے ہیں، اسی طرح مومن سوسائٹی کی برائیوں کو دور کرتا ہے۔ درخت ماحول کا بیلنس برقرار رکھتے ہیں۔ رات کو درختوں کے قریب جانے سے منع کیا جاتا ہے کیوں کہ درخت رات کو کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں۔ اسی طرح مومن کو منع کیا گیا کہ وہ راتوں کو لوگوں کے گھروں میں محفل سجا کر اُنکی فجر قضا نہ کرے۔ جس طرح درخت رات کو خطرناک ہو جاتا ہے، اسی طرح حدیث میں مومن کو بھی رات کو لوگوں سے ملنے سے منع کیا گیا۔ لیکن ہم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا۔ کتنی غیر اسلامی بات ہے کہ ہماری محفل رات کو سجتی ہیں۔ دن سے فائدہ لیں اور رات کو آرام کریں۔

درخت کسی کو پھل دیتا ہے یا چھاؤں دیتا ہے یا پھر دونوں دیتا ہے۔ اسی طرح مومن اپنے ارد گرد والوں کو کسی نہ کسی صورت میں فائدہ ہی دیتا ہے۔ وہ فائدہ چاہے روحانی ہو یا جسمانی۔ درخت سہارا دیتے ہیں۔ لوگ ان کے ساتھ کمر ٹیک کر آرام کرتے ہیں۔ اسی طرح مومن دین کے راستے میں چلنے والوں کو سہارا دیتے ہیں یعنی دین کے لئے مومن سے بڑا کوئی سہارا نہیں ہے۔ درخت قدرت پر انحصار کرتا ہے۔ اسی طرح مومن بھی اللہ پر انحصار کرتا ہے۔ درخت کی ایک اور خوبی کے وہ سیدھا ایک ہی سمت اوپر کی طرف بڑھتا ہے۔ مومن بھی دوسروں سے بے نیاز، فوکسڈ ہو کر اللہ کی طرف بڑھتا ہے۔ اس کا سارا رجوع اللہ کی طرف ہوتا ہے۔ وہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ میرا اللہ کے ساتھ کیسا معاملہ ہے۔

بادِ مخالف درخت کو پچھاڑ نہیں سکتی۔ اسی طرح جب مومن کی زندگی میں مخالفت ہوتی ہے تو وہ گرتا نہیں بلکہ انجوائے کرتا ہے۔ وہ کیسے ہوتا ہے ابھی آپ نہیں سمجھ سکتے، لیکن مومن پر جتنی مصیبتیں آتی ہیں وہ ان پر مسکراتا ہے۔ انہیں کے لئے کہا گیا کہ

تُندِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا کہ عقاب۔۔ یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

اگر ہوا نہ چلے تو پرندے، جہاز نیچے گر جائیں۔ ایک درخت کی اگر کھال، چھال، پتے سب جمع کر دیں تو ان کا ڈھیر زیادہ ہو گا بنسبت پھل کے۔ اسی طرح ایک مومن کی زندگی میں کوششیں، محنت بہت ہوتی ہیں، لیکن اسے بہت کم پھل ملتا ہے۔ درخت کا چھوٹا سا پھل بھی میٹھا ہوتا ہے۔ اسی طرح مومن کم بولتا ہے لیکن جب بھی بولتا ہے پتے کی بات کرتا ہے۔ اسی طرح اگر درخت کو دیکھیں حدیث کو ساتھ ملا لیں، تو کھجور کے درختوں کو دیکھیں تو وہ سلجھا ہوا لگتا ہے۔ اسی طرح مومن بھی بہت سلجھا ہوا ہوتا ہے۔ ادھر ادھر بکھرا ہوا نہیں ہوتا۔ درخت پر جتنا زیادہ پھل لگے وہ اتنا ہی زیادہ جھکتا ہے۔ علم والے کو جتنا مال، رزق، تقویٰ ملتا جائے وہ اتنا ہی عاجز ہوتا جاتا ہے۔ اُتنا ہی جھکتا ہے۔ درخت جتنا بھی بڑا ہو جائے زمین سے اپنا تعلق نہیں توڑتا۔ اسی طرح مومن کو جتنی مرضی بلندی مل جائے وہ اپنے اصل سے تعلق نہیں توڑتا۔ ہم تو فوراً پیچھے ہٹتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے سگے رشتوں سے کئی کئی سال تعلق توڑ دیتے ہیں۔

مومن کا محسنوں کے ساتھ تعلق ہمیشہ خیر کا ہوتا ہے۔ درخت کے کٹنے کے بعد بھی اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ زندگی میں تو سایہ، پھل، آکسیجن دیتا ہے۔ کٹ گیا تو لکڑی فرنیچر بنانے میں، جلانے میں کام آتی ہے۔ مومن کی زندگی دوسروں کو بہت فائدہ دیتی ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے لگائے ہوئے

پودے صدقۂ جاریہ بنتے ہیں۔ اس کے نیک اعمال انسانیت کو فائدہ دیتے ہیں۔ کھجور کے پودے کو اگر دیکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ اس صحرا میں ایک سلجھا ہوا وردی پہنے فوجی کھڑا ہے۔ مومن کے اندر وقار لازمی ہے۔ آپ اگر جہاز کے اترنے کے وقت اوپر سے درختوں کو دیکھیں تو ایک لگیں گے۔ لیکن نیچے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ ایک ٹیم ورک ہے۔ مومن دین کا کام مل جل کر کرتے ہیں۔ اور "میں" کا شکار نہیں ہوتے۔ انا، یہ میرا کام ہے، یہ میں نے کیا، میں انچارج۔ درخت کاٹنے سے پہلے آئندہ کے لئے بیج چھوڑ دیتا ہے اسی طرح مومن موت سے پہلے نیک اولاد چھوڑ کے جاتا ہے۔ میرا پتہ تو کٹ رہا ہے لیکن نیکیوں کی کی صورت میں اب میرا اکاؤنٹ میرے بچے کے نام ٹرانسفر ہو گا۔ جیسے صحابہ کے بچے، پہلے عمر تھے پھر ابن عمر آ گئے۔ مومن پیچھے نیک اولاد چھوڑنے کی فکر کرتا ہے۔ درخت دیکھنے میں پھولوں کی طرح فینسی نہیں ہوتے لیکن بہت کارآمد ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومن جتنا بھی خوبصورت ہو لیکن اس کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ میں خوبصورت ہوں اور اصل میں خوبصورتی کی تعریف یہ ہے کہ خوبصورت شخص کو یہ محسوس ہی نہ ہو کہ وہ خوبصورت ہے۔ شادیوں میں لوگ خود اپنی تصویریں کھینچ رہے ہوتے ہیں۔ ہر انسان اپنے سحر میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔ خوبصورتی معصومیت میں ہے۔ مجھے اور آپکو شکل وصورت اللہ نے دی ہے۔ جیسے درختوں کے اپنے اندر کوئی خوبصورتی نہیں ہوتی لیکن لوگوں کو وہ خوبصورت نظر آتے ہیں۔ اسی طرح مومن کو اپنے ظاہر سے بے نیاز ہونا چاہیے۔ کھجور کے درخت کی پسندیدہ جگہ عرب ہے اسی طرح مومن کو بھی عرب میں مزا آتا ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ چھٹیاں ہوں تو میں عرب جاؤں۔ کھجور کا درخت بغیر مالی کے بڑا ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی حفاظت نہ بھی کی جائے تو بھی وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ مومن کو اگر باہر سے کوئی موٹیویشن نہ بھی ملے تو خود کافی ہوتا ہے قائم رہنے کے لئے۔

درخت پھل دیتا ہے لیکن پیسے نہیں مانگتا اسی طرح مومن بغیر فیض کے فائدہ دیتا ہے۔ کھجور کا سایہ بہت گہرا نہیں ہوتا کہ لوگ بے کار میں اس کے نیچے بیٹھے رہیں۔اسی طرح مومن بیکار وقت ضائع کرنے والے لوگوں کو اپنے گرد گرد جمع نہیں کرتا۔اسے پتہ ہے کہ یہ لوگ نہ خود کام کریں گے نہ مجھے کرنے دیں گے۔ کھجور کا درخت گرم ماحول میں زیادہ پھلتا پھولتا ہے اسی طرح مومن ناموافق حالات میں جم کے کام کرتا ہے۔ کھجور کا درخت اپنے اوپر زیادہ دیر پرندوں کو بیٹھنے نہیں دیتا،اسی طرح مومن کے دل میں شیطان کو جگہ نہیں ملتی۔درخت سب کو فائدہ دیتا ہے صرف مخصوص لوگوں کو نہیں اسی طرح مومن بھی تعصب سے بچتے ہوئے سب کو فائدہ دیتا ہے۔

اب آپکو اس آیت کی صحیح سمجھ آگئی ہو گی؛

تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ۔

اب اپنے دل سے پوچھیے کیا میں ایسی ہوں؟